

## مناظرہ امام جعفر صادق علیہ السلام و ابو حنیفہ

<"xml encoding="UTF-8?>

ابن ابی لیلی سے منقول ہے کہ مفتی وقت ابوحنیفہ اور میں بزم علم حکمت صادق آل محمد ، حضرت امام جعفر صادق۔ میں وارد ہوئے ۔

امام نے ابو حنیفہ سے سوال کیا تم کون ہو ؟  
میں : ابو حنیفہ

امام : وہی مفتی اہل عراق ؟  
ابو حنیفہ : جی ہاں

امام : لوگوں کوکس چیز سے فتویٰ دیتے ہو ؟  
ابو حنیفہ : قرآن سے

امام : کیا پورے قرآن نا سخ اور منسوخ سے لیکر محکم اور متشابہ تک کا علم ہے تمہارے پاس ؟  
ابوحنیفہ: جی ہاں

امام : قرآن میں سورہ سبا کی ۱۸ویں آیت وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكَنَا فِيهَا قُرَى ظَاهِرَةً وَقَدَّرَنَا فِيهَا السَّبَرَ سِبِّرُوا فِيهَا لَيَالِي وَأَيَّامًا آمِنِينَ

ان میں بغیر کسی خوف کے رفت و آمد کرو ۔

اس آیت میں خدا وند عالم کی مراد کونسی جگہ ہے ؟  
ابو حنیفہ : اس آیت میں مگہ اور مدینہ مراد ہے

امام : ( امام نے یہ جواب سن کر اہل مجلس کو مخاطب کر کے کہا ) کیا ایسا ہوا ہے کہ مگہ اور مدینہ کے درمیا ن میں تم نے سیر کی ہو اور اپنے جان اور مال کا کوئی خوف نہ رہا ہو ؟  
اہل مجلس : با خدا ایسا تو نہیں ہے ۔

امام : افسوس ای ابو حنیفہ خدا حق کے سوا کچھ نہیں کہتا ذرا یہ بتاؤ کہ خدا وند عالم سورہ آل عمران کی ۷۹وی آیت میں کس جگہ کا ذکر کر رہا ہے : ومن دخله كان آمنا۔

ابو حنیفہ : خدا اس آیت میں بیت اللہ الحرام کا ذکر کر رہا ہے ۔

امام نے اہل مجلس کی طرف رخ کر کے کہا کیا عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن جبیر بیت اللہ میں قتل ہونے سے بچ گیے ؟

اہل مجلس : آپ صحیح فرماتے ہیں ۔

امام : افسوس ہے تجھ پر اے ابو حنیفہ خدا حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔  
ابو حنیفہ : میں قرآن کا نہیں قیاس کا عالم ہوں ۔

امام : اپنے قیاس کے ذریعہ سے یہ بتا کہ اللہ کے نزدیک قتل بڑا گناہ ہے یا زنا ۔  
ابو حنیفہ : قتل

امام : پھر کیوں خدا نے قتل میں دوگوا ہوں کی شرط رکھی لیکن زنا میں چار گوا ہوں کی شرط رکھی۔  
امام : اچھا نماز افضل ہے یا روزہ ۔

ابو حنیفہ: نماز

امام: یعنی تمہارے قیاس کے مطابق حایضہ پر وہ نمازیں جو اس نے ایامِ حیض میں نہیں پڑھی واجب ہیں نہ روزہ، جبکہ خدا نے روزہ کی قضا واجب کی ہے نہ نماز کی۔

امام: اے ابو حنیفہ پیشاب زیادہ نجس ہے یا منی؟  
ابو حنیفہ: پیشاب۔

امام: تمہارے قیاس کے مطابق پیشاب پر غسل واجب ہے نہ منی پر، جبکہ خدا نے منی پر غسل واجب کیا ہے نہ پیشاب پر۔

ابو حنیفہ: میں صاحبِ رای ہوں۔

امام: اچھا تو یہ بتاؤ کہ تمہاری نظر اسکے بارے میں کیا ہے، آقا اور غلام دونوں ایک ہی دن شادی کرتے ہیں اور اسی شب میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہوتے ہیں، اسکے بعد دونوں سفر پر چلے جاتے ہیں اور اپنی بیویوں کو گھر پر چھوڑ دیتے ہیں ایک مذہت کے بعد دونوں کے یہاں ایک ایک بیٹا پیدا ہوتا ہے ایک دن دونوں سوتی ہیں، گھر کی چھت گرجاتی ہے اور دونوں عورتیں مر جاتی ہیں، تمہاری رائی کے مطابق دونوں لڑکوں میں سے کون غلام ہے کون آقا کون وارث ہے کون مورث؟

ابو حنیفہ: میں صرف حدود کے مسائل میں باہر ہوں۔

امام: اس انسان پر کیسے حد جاری کرو گے جو اندھا ہے اور اس نے ایک ایسے انسان کی آنکھ پھوڑی ہے جسکی آنکھ صحیح تھی اور وہ انسان جسکے ہاتھ نہیں ہیں اور اس نے ایک دوسرے فرد کا ہا تھ کاٹ دیا ہے

ابو حنیفہ: میں صرف بعثتِ انبیاء کے بارے میں جانتا ہوں

امام: اچھا ذرا دیکھیں یہ بتاؤ کہ خدا نے موسیٰ اور ہارون کو خطاب کر کے کہ فرعون کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری بات کو قبول کر لے یا ڈر جائے؟ (فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيْنَا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَحْشُى. طہ ۲۲) یہ لعلٰ تمہاری نظر میں شک کے معنی میں ہے؟

ابو حنیفہ: ہاں

امام: خدا کو شک تھا جو کہا شاید؟

ابو حنیفہ: مجھے نہیں معلوم

امام: تمہارا گمان ہے کہ میں کتاب خدا کے ذریعہ فتویٰ دیتا ہوں جبکہ تم اسکے اہل نہیں ہو، تمہارا گمان ہے کہ تم صاحبِ قیاس ہو جبکہ سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا اور دینِ اسلام قیاس کی بنیاد پر بنا ہوا نہیں، تمہارا گمان ہے کہ تم صاحبِ رائی ہو جبکہ دینِ اسلام میں رسول خدا کے علاوہ کسی کی رائی درست نہیں ہے اس لیے کہ خدا وندِ عالم فرماتا ہے:

فاحکم بینہم بما انزل اللہ۔

تو سمجھتا ہے کہ حدود میں وارد ہے جس پر قران نازل ہوا ہے تجھ سے زیادہ حدود میں علم رکھتا ہو گا تو سمجھتا ہے کہ بعثتِ انبیاء کا عالم ہے خود خاتمِ انبیاء، انبیائی کے بارے میں زیاد ۵ واقف تھے اور میرے بارے میں تونے خود کہا فرزند رسول اور کوئی سوال نہیں کیا، اب میں تجھ سے کچھ نہیں پوچھوں گا اگر صاحبِ قیاس ہے تو قیاس کر۔

ابو حنیفہ: یہاں کے بعد اب کبھی قیاس نہیں کروں گا۔

امام: ریاست کی محبت کبھی تمکو اس کام کو ترک نہیں کرنے دیگی جس طرح تم سے پہلے والوں کو حبّ ریاست

نے نہیں چھوڑا۔  
(احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۳۷۰ تا ۳۷۴)